پنجاب کی منتخب شاعرات کے نعتیہ کلام کا تعارفی جائزہ

An Introductory review of the Naatia poetry of selected poetesses of Punjab

Maria Ghulam Rasool
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University, Faisalabad:
mariaghulamrasool123@gmail.com

Dr. Shazia
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University, Faisalabad:
shazia.adnan81@gmail.com

Abstract:
Naat is the language to praise the every aspect of life of the Holy Prophet (SAW), from the core of heart and sensation. Naat is not an action, rather it is blessing, bestowed from the almighty Allah. And those who are blessed with this feature are among the best people. The art of Naat is not limited to the race, language or geography, rather it is prevalent in all over the world. Similarly, this characteristic is also observed among the poetesses of Punjab Province. Either it is Parveen Sajal, Shahida Latif, Nusrat Abdul Rasheed, Noreen Talat Aruba, Rabia Batool or Shahnaz Muzamil, all these poetesses have praised the personality of Hazrat Muhammad (SAW) from every aspect, and their contribution cannot be ignored.

Keywords: *Naat, Quran, Sunnah, Poetesses of Punjab, introductory Review.*

نعت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت محبت کا اظہار ہے۔ نعت فہم و ادراک اور شعور کی معراج ہے۔ نعت حقیقتاً کمال مصطفی اور جمالِ رحمت اللعالمین کا بیان ہے۔ فیضان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب دروازہ کُھلتا ہے تو نعت ہوتی ہے۔ جب قلب کی بنجر زمین میں احمدِ مُرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات کے ساتھ محبت و عقیدت کے پھول کِھلتے ہیں تو نعت ہوتی ہے۔ جب قران حکیم اور تعلیمات مصطفی کا ادراک حاصل ہوتا ہے تو نعت ہوتی ہے۔ روز ازل کی حقیقتوں سے جب شناسائی حاصل ہونے لگتی ہے تو نعت ہوتی ہے۔ جب بشر اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالِ حُسن میں گم ہوتا ہے تو نعت ہوتی ہے۔ جب حبیبِ کبریا سے عشق کی شمع پروان چڑھتی ہے تو نعت ہوتی ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت و تعریف ایسا موضوع ہے جس کا دائرہ کار نہایت وسیع ہے اور ہماگیر بھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر زمانے میں ان گنت انسانوں نے آقائے دوجہاں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار رسالت میں اپنی عقیدت و عشق کے گلدستے پیش کیے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کا یہ سلسلہ تب سے جاری ہے جب یہ فرش عظیم موجب وجود میں آیا تھا نہ ہی اس پر فلک کی نیلی چادر اوڑھی گئی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مدحت تب بھی ہوگی جب (تعریف کرنے والا) سوائے اللہ عزوجل کے کوئی بھی نہ رہے گا۔ اور یہ بات آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ روشن و عیاں ہے, کہ تمام مخلوقات ارض و سماوات میں جس قدر مدحت و توصیف سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو چکی ہے, ہو رہی ہے, اور ہوتی رہے گی اس کا عشر عشیر بھی کائنات کی کسی دوسری ہستی کی مدحت و توصیف میں نہیں کیا گیا۔

ثنائے حبیب کبریا میں عرب و عجم مسلم و غیر مسلم یمن و یسار والے عظمت و فوق والے سبھی رطب اللسان ہے۔ اور اس مقدس ہستی کی تعریف و ثنا کا یہ سلسلہ صرف اس رہتی دنیا تک ہی محدود نہیں بلکہ روز محشر تو ان کی آن بان اور شان اس سے بھی کہیں زیادہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کریم ﷺ سے عشق کا اظہار قرآن کریم کے اندر موجود ہے، تمام قرآن آپ ﷺ کی تعریف و توصیف ہے۔ نعت وہ صنفِ سخن ہے جس کے اندر رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرتِ مبارکہ، فضائل، خصائص اور شمائل کی خوبیوں کو بیان کیا جاتا ہے، یہ آپ ﷺ کی ذات پاک ہی کا اعجاز ہے، نعتیہ کلام کو دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانوں میں لکھا گیا ہے، اسی طرح پاکستان میں اردو، عربی، پنجابی اور فارسی زبان میں نعتیہ کلام کو نہایت خوبصورتی اور واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

پنجاب بھر کے شعراء اور شاعرات نے اس بابرکت کام میں اپنا باقاعدہ حصہ ڈالا ہے، پنجاب کی شاعرات کو نعت گوئی اور نعت شناسی کے حوالے سے خصوصی امتیاز بھی حاصل ہے، ان میں خاص طور پر مرحومہ نصرت عبدالرشید، شہناز مزمل، نورین طلعت عروبہ، شاہدہ لطیف، پروین سجل اور رابعہ بتول کے نعتیہ مجموعوں کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔

اکثر نعت نگار آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو شعری پیکر میں ڈال کر پیش کرتے ہیں وہ اشعار آپ کی سیرت کا آئینہ بن جاتے ہیں۔

نعت کا معنیٰ و مفہوم:

نعت کا لفظ عربی زبان سے نکلا ہے ،اس کا مادہ (ن، ع،ت) ہے، عربی لغت المنجد کے مطابق اس کا مطلب ہے تعریف کرنا، بیان کرنا۔[1]

نور اللغات لغت کے مطابق نعت کے معنٰی ہیں:

" نعت (ع بالفتح) مؤنث وصف کو ظاہر کرتا ہے لیکن اس کا باقاعدہ استعمال آپ ﷺ کی ستائش و ثناء کے لیے مخصوص ہے۔[2]

نعت کا لفظ عربی زبان سے سفر کرتا ہوا فارسی زبان میں آیا اور پھر فارسی زبان سے یہ اردو زبان میں منتقل ہوا، اور اب اردو زبان میں نعت کا لفظ خاص اصطلاح بن چکا ہے اور اس سے مراد صرف آپ ﷺ کی مدح و ثناء ہے۔

نعت کی اصطلاحی تعریف رفیع الدین ہاشمی نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"نعت نظم کی وہ قسم ہے جس میں آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ، صفاتِ عالیہ، اخلاقی خوبیوں کا اظہار کیا جاتا ہے اور رسول ﷺ کی ذات مبارکہ کے تمام پہلوؤں کی مدح کی جاتی ہے۔"[3]

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے نعت کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے:

"اس کلامِ منظوم کو نعت کہتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں زیبِ قرطاس ہو"[4]

مندرجہ ذیل تعریفات سے نعت کا یہ مفہوم ہماری سامنے آتا ہے:

وہ نظم جس میں احمد مرسل، سرکارِ دوعالم ﷺ کی ذاتِ مقدس کے اوصاف و کمالات، سوانح عمری، سیرتِ اقدس، شمائل و خصائص کو محبت و عقیدت کے ساتھ بیان میں لایا جانا نعت کہلاتا ہے۔

پنجاب کی منتخب شاعرات کے نعتیہ کلام کا تعارفی جائزہ:

---

[1] عبد الحفیظ بلیاوی، المنجد، لاہور، خزینہ علم و ادب، ۱۹۵۰ء، ص:۹۱۴

[2] نور الحسن نیر، مولوی، نور اللغات، لاہور، سنگِ میل پبلیکیشنز، س-ن، ص:۸۲۴

[3] رفیع الدین ہاشمی، اصنافِ ادب، لاہور، سنگِ میل پبلیکیشنز، ۱۹۷۵ء، ص:۲۵

[4] طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، بہار دانش اکیڈمی، ۱۹۷۴ء، ص:۵

سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح و ثناء بیان کرنے میں جہاں مرد شعراء نے اس کارِ خیر میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا وہیں خواتین شاعرات نے بھی نبی رحمت ﷺ سے عقیدت و محبت کے پاکیزہ اور خوبصورت نذرانے پیش کیے ہیں، اس حوالے سے ہم پنجاب کی چند شاعرات کے کلام کا نعتیہ کلام کا تعارفی جائزہ پیش کرتے ہیں:

۱- دعائے نیم شبی از نصرت عبدالرشید
۲-نورِ کل از شہناز مزمل
۳-حاضری از نورین طلعت عروبہ
۴- نگاہِ مصطفیٰ ﷺ از شاہدہ لطیف
۵- آپ ﷺ از پروین سجل
٦- ردائے نور از رابعہ بتول

"دعائے نیم شبی" از نصرت عبدالرشید: تعارفِ شاعرہ

۱۹۱۵ء میں نصرت راعنا شہر لاہور میں پیدا ہوئیں، آپ بچپن سے شاعری کا بے حد شوق رکھتی تھیں۔ ۱۹۳۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا جبکہ ۱۹۳۱ء میں ادیب عالم کا امتحان پاس کیا، ۱۹۳۲ء میں ان کا نکاح بہاولپور کے ایک شاہی خاندان کے درویش منش بندے سے ہوا، ان کے شوہر کا نام عبدالرشید ہے جو کہ بہاولپور کے مشہور حکیم تھے۔ آپ نہایت عبادت گزار اور پرہیز گار انسان تھے۔[5]

بچپن سے ہی نصرت عبدالرشید صاحبہ میں عشقِ رسول ﷺ کی تڑپ موجود تھی، آپ نے پہلا حج خاوند کے ساتھ کیا اور قلب کی حالت و کیفیت کو یوں بدلا کہ پھر نعت گوئی کو ہی اپنی زندگی بنالیا، خاوند کی وفات کے بعد ان کی زندگی کا مشکل دور شروع ہوا، آپ نے تن تنہا تمام مشکلات کا سامنا کیا عمر کے آخری حصے میں کئی بیماریوں میں مبتلاء ہو گئیں تھیں، ۱۴ اگست ۱۹۷۷ء کو آپ کو دل کا دورہ پڑا اور ۱۵ اگست ۱۹۷۷ء کو آپ میو ہسپتال میں وفات پا گئیں۔[6]

[5] نصرت عبدالرشید، دعائے نیم شبی، لاہور، وطن دوت پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۷۳ء، ص: ۱۹۲

[6] ایضاً

مرحومہ نصرت عبد الرشید نے اپنی زندگی میں ۲ نعتیہ مجموعے تخلیق کیے پہلا نعتیہ مجموعہ "دعائے نیم شبی" ہے جو کہ ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا جبکہ دوسرا نعتیہ مجموعہ "آہِ سحر گاہی" تخلیق کیا اس مجموعے کی اشاعت ۱۹۸۰ء میں ہوئی۔ آپ کو آج بھی شہر بہاولپور کی پہلی صاحبِ کتاب شاعرہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

نعتیہ مجموعے کی فہرست اور ہیئت:

نصرت عبد الرشید صاحبہ کے نعتیہ مجموعے "دعائے نیم شبی" کی پہلی اشاعت ۱۹۷۳ء میں جبکہ دوسری اشاعت، ۲۰۰۰ء میں ہوئی، وطن دوست پبلیکیشنز لاہور نے اسے شائع کیا۔ یہ مجموعہ ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے انتساب کو شاعرہ نے نذرانے کی صورت میں یوں لکھا ہے:

نذرانہ

بحضور شہنشاہِ کونین، داور محشر، سید البشر
حبیبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ

کتاب کی فہرست میں نصرت عبد الرشید کا اعتراف موجود ہے، اس کے علاوہ حفیظ تائب، پروفیسر فاخرہ شجاع محترمہ بی بی صاحبہ، ارمان عثمانی، زبیدہ احسان الحق اور شہاب دہلوی کے دیباچے موجود ہیں اس کے علاوہ فہرس میں ۳ مناجات، ۷ درود و سلام اور ۹۲ نعتیں شامل ہیں نعت گوئی میں کسی بھی ہیئت کی پابندی نہیں ہوتی یہ تمام اصنافِ سخن میں سے کسی بھی صنف میں کہی جا سکتی ہے، شاعرہ کا یہ مجموعہ زیادہ تر غزل کی ہئیت میں تخلیق ہوا ہے، بعض نعتیں مثلث، مخمس، مسدس اور اس کے علاوہ قطعہ میں بھی لکھی گئیں ہیں۔

کتاب کے موضوعات:

"دعائے نیم شبی" عقیدت سے بھرے پھولوں کا ایک گلدستہ ہے جس میں شاعرہ نے ہمارے محسن و مربی آقا ﷺ کی بارگا میں اپنے عقیدت مندانہ اور عشقیہ جذبات کا اظہار بڑی عاجزی و انکساری سے کیا ہے۔ اس مجموعہ ہائے کلام کے مطالعے سے شاعرہ کے بیان کردہ جو مضامین و موضوعات ہمارے سامنے آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

عشقِ مصطفیٰ ﷺ، معجزاتِ نبوی ﷺ کا بیان، درِ رسول ﷺ پر حاضری کی تڑپ، اعانتِ رسول ﷺ، مرشدِ کامل کا تذکرہ، سبز جالیوں سے عقیدت و محبت، چشمِ کرم کی التجا و امیدِ کرم، حج سے واپسی کی کیفیات، عظمتِ رسول ﷺ، دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی حسرت کا اظہار، سراپا نگاری کا تذکرہ، آمدِ مصطفیٰ ﷺ کا

بیان، شفاعتِ رسول ﷺ، فضائل و شانِ رسول ﷺ، کالی کملی کا تذکرہ، ذکرِ مصطفیٰ باعثِ تسکینِ قلب و روح، امتِ مسلمہ کے لیے دعائے خیر۔

منہج و اسلوب:

نعتیہ مجموعوں کا آغاز اکثر و بیشتر حمد یا پھر مناجات سے ہوتا ہے، شاعرہ نے اپنے نعتیہ کلام کا آغاز مناجات سے کیا ہے، مناجات کو صفحہ کے درمیان سے لکھنا شروع کیا ہے، اسی طرح بعض نعتوں کو صفحہ کے اغاز سے لکھنا شروع کیا ہے اور بعض نعتوں کو صفحہ کے درمیان سے، کچھ نعتیں مختصر ہیں اور کچھ طویل، نعتیہ اشعار کی تعداد بھی مختلف ہے۔

عام طور پر ہمیں دو طرح کے اسلوب دیکھنے کو ملتے ہیں، ۱- عام فہم اور سادہ ۲- مشکل اور پیچیدہ۔ شاعرہ کا نعتیہ اسلوب عام فہم اور سادہ ہے شاعرہ نے پیچیدہ اور دقیق اسلوب کی بجائے سادہ اور دلکش لب و لہجے کا استعمال کیا ہے۔ نعتیہ مجموعہ اردو زبان میں تخلیق کیا گیا ہے لیکن اکثر مقامات پر اردو کے ساتھ عربی، فارسی اور ہندی کے الفاظ بھی دکھائی دیتے ہیں شاعرہ کا تمام کلام شعری خوبیوں سے متصف ہے کلام میں عقیدت سے بھرپور دردِ عشق اور سوز کی کیفیات ملتی ہیں، نعتیہ کلام میں ادب کے پہلو کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے، جس نعت میں ادب نہیں وہ قابلِ قبول نہیں، شاعرہ نے ادب کے پہلو کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی عاجزی، عقیدت مندی اور درد مندی سے اپنے جذبات و کیفیات کا اظہار کیا ہے۔

نعتیہ شاعری میں ردیف اور قافیے کا استعمال بڑے مؤثر انداز میں کیا گیا ہے، بعض جگہوں پر تین اور چار حرفی ردیفوں کا بھی استعمال کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی شعر اپنا تاثر برقرار رکھتا ہے، نعتیہ کلام کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے جن میں پر تاثر انداز میں ردیف اور قافیے کا استعمال ہوا ہے:

والہ و شیدائی ہوئی ساری خدائی آپ ﷺ کی خالقِ اکبر نے کیا صورت بنائی آپ ﷺ کی
گفتگو کی خدا تعالیٰ نے بلا کر عرش پر یوں شبِ معراج بھی عزت بڑھائی آپ ﷺ کی
آپ ﷺ سرکارِ دوعالم، آپ ﷺ محبوبِ خدا واہ کیا ارفع ہے شان دلربائی آپ ﷺ کی[7]

[7] نصرت عبد الرشید، دعائے نیم شبی، لاہور، وطن دوت پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۷۳ء، ص: ۱۱۵

بعض مقامات پر عمدہ اور نفیس تراکیب کے استعمال سے بھی اشعار میں حسن اور شائستگی پیدا کی گئی ہے، شاعرہ نے چھوٹی اور بڑی دونوں بحروں میں نعتیں تخلیق کی ہیں اس کے علاوہ شاعرہ نے اپنے تخلص کو بھی کثرت سے استعمال کیاہے، محترم مسعود حسن شہاب دہلوی، محترمہ نصرت عبد الرشید کی نعت گوئی کے متعلق یوں فرماتے ہیں:

"نصرت عبد الرشید صاحبہ کی ہر نعت ان کے سادگی بیان، جذب اندرون اور جوشِ حقیقی کی آئینہ دار ہے"[8]

مختصر یہ کہ شاعرہ کا یہ کلام عام فہم اسلوب، نادر تشبیہات، عمدہ تراکیب، ردیف اور قافیے کا خوبصورت چناؤ اور شعریت کی تمام خوبیوں سے آراستہ ہے۔

"نورِ کل" از شہناز مزمل

شاعرہ کا تعارف:

شہناز مزمل دنیائے شعر و ادب کی ایک قابلِ قدر اور ممتاز شاعرہ ہیں، محترمہ سے ان کے حالاتِ زندگی معلوم کرنے کی لیے ان سے میری ملاقات ۲۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات کو ہوئی اس ملاقات میں ان سے جو انٹرویو لیا گیا اسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

س: آپ کی ولادت کس تاریخ کو ہوئی اور آپ کہاں پیدا ہوئیں؟

ج: میری ولادت ۱۰ اپریل ۱۹۵۲ء میں ہوئی اور میں پنجاب کے ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئی۔

س: آپ کے والد کا نام کیا تھا اور ان کا تعلق کس علاقے سے تھا؟

ج: میرے والد کا نام مزمل حسین تھا ان کا تعلق بدایوں انڈیا سے تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد والد صاحب پاکستان تشریف لے آئے چند ماہ تک انہوں نے گنیش ملز میں ملازمت کی اسکے بعد کوہ نور ملز ٹیکسٹائل فیصل آباد میں منیجر کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔

س: اپنی تعلیم قابلیت کے متعلق اگاہ کیجئے؟

ج: میٹرک کا امتحان ۱۹۶۵ء میں کوہ نور گرلز ہائی سکول فیصل آباد سے پاس کیا، ایف-اے کا امتحان ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ گرلز کالج فیصل آباد سے پاس کیا، چھوٹی عمر میں شادی کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ کچھ عرصہ سے رک گیا

---

[8] ایضاً، ص:۸۱

تھا شادی کے کچھ سال بعد یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا، ۱۹۸۲ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لاہور سے بی اے کا امتحان ۱۹۸۴ء میں پاس کیا

س: آپ میں شاعری کا شوق کب پیدا ہوا اور اپ نے کس کس صنف میں شاعری کی ؟

ج: بچپن سے ہی مجھے شاعری کا بے حد شوق تھا بچپن میں بھی میں چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھا کرتی تھی اب تک میں نے حمد، نعت، منقبت، نوحہ، رباعیات، قطعات، غزل، آزاد نظم، پابند نظم میں شاعری لکھی ہے۔

س: اپنی شعری اور نثری کتب کے بارے میں آگاہ کیجئے ؟

ج: شعری کتب: ۱- ابتدائے عشق ۲- جادہ عرفاں ۳- عشق تماشا ۴-بعد تیرے ۵-عشق مسافت ۶- قرضِ وفا۷- عشقِ مسلسل۸- عشق دادیوا۹- موم کے سائبان ۱۰- عشق دابھانبھڑ ۱۱- جراءت اظہار ۱۲- عشقِ کل ۱۳- پیامِ نو۱۴- انتہائے عشق ۱۵- نور کل ۱۶- کھلتی کلیاں مہکتے پھول۱۷- شہناز مزمل کے منتخب اشعار ۱۸- میرے خواب ادھورے ہیں۔

نثری کتب:

۱- کتابیاتِ اقبال، ۲- عکس خیال ۳- کتابیات مقالہ جات ۴- فرغ کے مطالعہ کے بنیادی کردار ۵- لائبریریوں کا شہر لاہور ۶- نماز بچوں کے لیے۔ ۷۔ نماز دوستی کا سفر

س: آپ کی ادبی خدمات کیا ہیں؟

ج: میں ۱۹۸۷ء سے ادبی و ثقافتی تنظیم، "ادب سرائے انٹرنیشنل" کی بانی و مدیر اعلیٰ ہوں، اسکے علاوہ قادری ویلفیئر فاونڈیشن اور سلطان فاؤنڈیشن کی چیئر پرسن ہوں۔[9]

نعتیہ مجموعہ نور کل کی فہرست اور ہیئت:

نور کل شہناز مزمل صاحبہ کی تخلیق ہے اس کی اشاعت ۲۰۱۰ء میں ہوئی، یہ کتاب کانٹینینٹل سٹار پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی، یہ مجموعہ ۱۰۱ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کی فہرست میں شاعرہ نے اذنِ کلام پر کچھ گفتگو کی ہے اس کے علاوہ فہرست میں ۵۳ نعتیں ۳ مناجات، ۳ درود و سلام اور ۲ سلام شامل ہیں۔

[9] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، محترمہ شہناز مزمل، تعارف، ادب سرائے ۱۲۵ ایف ماڈل ٹاؤن، لاہور، ۲۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات، بوقت ۱۱:۰۰

شاعرہ نے تمام مجموعہ غزل کی ہیت میں تحریر کیا ہے اور کہیں کہیں فردیات پر مشتمل اشعار بھی تخلیق ہوئے ہیں۔

کتاب کے موضوعات:

شہناز مزمل کی نعتیہ شاعری کے بنیادی موضوعات آپ ﷺ کی سیرت و کردار اور فضیلت و عمل پر مشتمل ہیں جو آپ ﷺ سے عقیدت کے مرکزی نقطے کے ذریعہ جڑے ہوئے ہیں۔ ان کی اکثر نعتوں میں عشقِ رسول ﷺ اور کیف حضوری سے متعلق مضامین دیکھنے کو ملتے ہیں ان کے مجموعے کے مکمل مطالعے سے ہمارے سامنے درج ذیل موضوعات آتے ہیں:

شانِ مصطفیٰ ﷺ، معجزاتِ رسول ﷺ، عشقِ نبی ﷺ، دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تڑپ، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، جمالِ نبی ﷺ کا تذکرہ، وسیلہ مغفرت و شفاعت، درِ نبی ﷺ سے الفت، ذکرِ نبی ﷺ کی برکتیں، اسوہ حسنہ، مناجاتِ الہٰی، درود پاک کے فضائل، چشمِ کرم کی التجا و امید، ارضِ مقدس میں حاضری اور شاعرہ کی قلبی کیفیت، ملک وملت کے لیے دعائے خیر، آپ ﷺ کی تفسیرِ قرآن، کفار و مشرکین کا بیان اور درود و سلام۔

منہج و اسلوب:

شہناز مزمل نے اس مجموعہ کلام میں نعتوں کو مختلف منہج پر لکھا ہے بعض نعتوں کو صفحہ کے اغاز سے لکھنا شروع کیا ہے اور بعض نعتوں کو صفحہ کے درمیان سے، کچھ نعتیں مختصر ہیں اور کچھ طویل، نعتیہ اشعار کی تعداد بھی مختلف ہے۔شاعرہ کا نعتیہ اسلوب عام فہم اور سادہ ہے شاعرہ نے پیچیدہ اور دقیق اسلوب کی بجائے سادہ اور دلکش لب و لہجے کا استعمال کیا ہے۔، شاعرہ نے ادب کے پہلو کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی عاجزی، عقیدت مندی اور درد مندی سے اپنے جذبات و کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ نعتیہ شاعری میں ردیف اور قافیے کا استعمال بڑے مؤثر انداز میں کیا گیا ہے۔عقیدت و محبت سے مزین شاعرہ کے کلام کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

قدموں کے ان کی دھول ہوں   میں عاشقِ رسول ﷺ ہوں
مجھ کو ملے ہیں نقشِ پا   میں کس لیے ملول ہوں
روضے کو جا کہ چوم لوں   اک ادھ کھلا سا پھول ہوں
دیدار ان کا ہو گا کب   دیوانئ بتول ہوں

جیسی بھی ہوں جو بھی ہوں کیا آپ ﷺ کو قبول ہوں۔[10]

ذاتی وصفاتی اسماء کا کثرت سے استعمال:

نورِ کل میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو شاعرہ نے کثرت سے ذکر کیا ہے، ذاتی وصفاتی ناموں کا تذکرہ بیشتر نعتوں میں دکھائی دیتا ہے اس مجموعے کے اندر رسول ﷺ کے جو اسمائے مبارکہ بیان ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

محمد ﷺ، مرتضیٰ ﷺ، مجتبیٰ ﷺ، ختم الانبیاء ﷺ، مزمل ﷺ، یٰسین ﷺ، طٰہٰ ﷺ، خیر الوریٰ ﷺ، شہ ابرار ﷺ، شفیع المذنبین ﷺ، بدر الدجیٰ ﷺ، نورالھدیٰ ﷺ، صدر العلیٰ ﷺ، احمدِ مختار ﷺ، خیر الانام ﷺ، خیر البشر ﷺ اور نورِ مجسم ﷺ۔

شاعرہ نے اس مجموعے کے اخیر میں جو نعت کہی ہے اس کے اشعار میں انہوں نے اپنے تمام مجموعہ ہائے کلام کے ناموں کا بھی ذکر کیا ہے یہ شاعرہ کی قادر الکلامی ہے کیونکہ بحر حال یہ ایک مشکل کام تھا کیونکہ جب ہم غزل کی ہیت میں نعت کہہ رہے ہوتے ہیں تو ہمیں بہت سی پابندیوں کو ملحوظِ خاطر رکھنا پڑتا ہے، جیسے بعض اوقات قافیہ تنگ پڑ جاتا ہے جس سے نکلنے کی اکثر صورت سامنے نہیں آتی غزل کی صنف میں بحر حال یہ کام مشکل ہوتا ہے مگر شاعرہ نے یہ کام سہولت کے ساتھ انجام دیا اور بڑے خوبصورت انداز میں اس نعت کو تکلیق کیا ہے، اس نعت کے چند اشعار ملاحظہ کریں:

"بعد تیرے "رونا نہیں آتا اب مجھے
رابطہ جب سے ہوا ہے آپ ﷺ سے بس آپ ﷺ سے
آپ ﷺ سے سیکھا ہے "اجلا کون میلا کون" ہے
مل گیا ہے سیدھا رستہ آپ سے بس آپ ﷺ سے ہے
اب ادا کرنا نہیں مجھ کو "قرضِ وفا"
اک بھرم مجھ کو ملا ہے آپ ﷺ سے بس آپ ﷺ سے
میں نے بھی ہر روز مانگی نعت اک رمضان میں

10

"نورِ کل" تحفہ ملا ہے آپ ﷺ سے بس آپ ﷺ سے
"عشق کا دیوا" سدا روشن رہے شہناز کا
نور اس کو مل رہا ہے آپ سے بس آپ ﷺ سے۔[11]

"حاضری" از نورین طلعت عروبہ

نورین طلعت عروبہ وہ شاعرہ ہیں جو شعر و ادب کی دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتی ہیں۔ محترمہ سے ان کے حالاتِ زندگی معلوم کرنے کی لیے ۲۰ جنوری ۲۰۲۳ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے ان سے آن لائن جو انٹرویو لیا گیا، اسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

س: آپ کی تاریخ پیدائش کیا ہے اور آپ کہاں پیدا ہوئیں؟

ج: میں ۴مارچ ۱۹۵۷ء کو پنجاب کے ضلع اٹک میں پیدا ہوئی۔

س: آپ کے والد کا نام کیا ہے اور وہ کس شعبے سے منسلک ہیں؟

ج: میرے والد کا نام انوار فیروز تھا اور وہ مشہور صحافی اور شاعر تھے۔

س: آپ کے گھر کا ماحول کیا تھا اور شاعری کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

ج: میرے گھر کا ماحول مذہبی تھا مجھے ہمیشہ اپنے گھر میں عشقِ رسول ﷺ کا ایک پاکیزہ ماحول دیکھنے کو ملا، ہمارے گھر میں بچپن سے میں نے دیکھا کہ یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک محافل منعقد ہوتیں تھیں میرے والد اور دادا دونوں شاعر تھے انہی کی وجہ سے مجھ میں شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ میری والدہ فہمیدہ نے ہمیشہ میرے اس ذوق کو پروان چڑھانے میں میری مدد کی اور ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔

س: اپنی تعلیم کے بارے میں آگاہ کریں؟

ج: میں نے ابتدائی مذہبی تعلیم اپنے گھر سے حاصل کی، قائداعظم یونیورسٹی سے میں نے مطالعہ پاکستان اور پنجاب یونیورسٹی سے اردو ادب میں ماسٹرز کیا۔

س: آپ کی شادی کس عمر میں ہوئی اور کیا آپ کے شریکِ حیات کو شاعری کا شوق تھا؟

---

[11] ڈاکٹر شہناز مزمل، انتہائے عشق، ادب سرائے پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۲۰، ص: ۲۳۱

ج: میری شادی زمانہ طالب علمی میں ہے ہو گئی تھی میرے شوہر کا نام چوہدری خورشید انور تھا وہ بھی شعر و ادب کے شوقین تھے، ان کے حافظے کا عالم یہ تھا کہ مشہور نثری کتاب "آواز دوست" ایہیں مکمل یاد تھی۔ ہمیشہ انہوں نے ادبی سرگرمیوں سے مطلق میری رہنمائی اور مدد کی۔

س: آپ کو حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا شوق کب سے ہوا؟ اور کون سے شعری مجموعے آپ نے مرتب کیے؟

ج: ابتداء میں میرا رجحان نظمیں اور غزلیں لکھنے کی طرف تھا، شادی کے بعد میں اپنے شوہر کے ساتھ سعوی عرب رہائش پذیر ہو گئی، مقدس مقامات، مسجد الحرام اور مسجدَ نبوی ﷺ کی بار بار حاضری نے میری دلی کیفیت بدل کے رکھ دی تھی، پھر ایک دن میں نے غلافِ کعبہ کو تھام کر یہ دعا کی کہ:

اے اللہ مجھے اپنی اور اپنے محبوب کی تعریف کرنے کی توفیق عطا فرما دیجیے، پس غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مانگی دعا کہاں رد ہو سکتی تھی لہذا واپسی پر میرے ذہن میں اچانک یہ شعر آیا:

"عقیدت کے اجالے سے بنے

میری پہچان اسی ایک حوالے سے بنے"

بس پھر حمد و نعت لکھنے کا شوق بڑھتا چلا گیا اور یہی میری پہچان بن گیا میرے شعری مجموعوں میں ایک حمدیہ مجموعہ "ربنا" ہے اس کے علاوہ "حاضری" نعتیہ مجموعہ ہے جو ۲۰۰۲ء میں لکھا اس کے علاوہ مدینہ شریف میں میں نے نعتیہ مجموعہ "زہے مقدر" ۲۰۱۰ء میں لکھا۔[12]

نعتیہ مجموعے کی فہرست اور ہیئت:

نعتیہ مجموعے "حاضری" کی شاعرہ نورین طلعت عروبہ ہیں یہ مجموعہ ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا ۱۶۱ صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ ماورا پبلشرز لاہور سے شائع ہوا۔ کتاب کے آغاز میں محسن بھوپالی، امجد اسلام امجد اور حفیظ تائب کے دیباچے موجود ہیں، اس کے علاوہ فہرست میں ایک حمد اور ۲۷ نعتیں شامل ہیں۔ غزل گو شاعر ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنا یہ پہلا مجموعہ غزل کہ ہیئت میں لکھا ہے اس مجموعے میں صرف ایک آزاد نظم ہے ۲ جگہوں پر قطعات کی ہیئت ہے جبکہ باقی سارا مجموعہ پابند غزل کی ہیئت میں تخلیق کیا گیا ہے۔

---

[12] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، محترمہ نورین طلعت عروبہ، تعارف، آن لائن، ۲۰ جنوری ۲۰۲۳ء بروز جمعہ، بوقت صبح 9:00 بجے 12

کتاب کے موضوعات:

آپ کے نعتیہ کلام میں مضامین کا دلکش تنوع ہے، موضوعات کے حوالے سے ان کی شاعری کو لاجواب قرار دیا جا سکتا ہے، ممکن حد تک نورین صاحبہ نے تمام موضوعات پر نعتیں لکھی ہیں جس سے ان کی محنت، لگن، سیرتِ پاک ﷺ کا گہرائی سے مطالعہ، رسول ﷺ سے ان کی دلی محبت و عقیدت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے ذیل میں ان کے موضوعات کا جائزہ پیشِ نظر ہے: معجزاتِ رسول ﷺ، عشقِ رسول ﷺ، دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تڑپ، عظمتِ نبی ﷺ، جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ، وسیلہ مغفرت و شفاعت، درِ نبی ﷺ سے الفت، ذکرِ نبی ﷺ کی برکتیں، اسوہ حسنہ، درود پاک کے فضائل، ارضِ مقدس میں حاضری اور شاعرہ کی قلبی کیفیت، ملک و ملت کے لیے دعائے خیر، مختلف پہلوؤں سے صحابہ کرام کا تذکرہ، دربارِ مدینہ کی تڑپ۔

منہج و اسلوب:

شاعرہ کے نعتیہ مجموعے کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ سے ہوتا ہے حمدِ باری تعالیٰ اور تمام نعتوں کو صفحہ کے درمیان سے لکھنا شروع کیا ہے نعتوں میں اشعار کی تعداد بھی مختلف ہے بعض نعتوں میں ۵ اکثر میں ۷ اور بعض میں ۸ ہے شاعرہ کا نعتیہ اسلوب عام فہم اور سادہ ہے شاعرہ نے پیچیدہ اور دقیق اسلوب کی بجائے سادہ اور دلکش لب و لہجے کا استعمال کیا ہے۔ اس کے متعلق محسن بھوپالی لکھتے ہیں:

"شاعرہ کی نعتوں پر پہلی نظر ڈالنے سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ حتی الامکان انہوں نے اپنی زمینیں تراشنے کی کوشش کی ہے اپنے لفظوں اور لہجوں میں جذبات اور خیالات کو شعری جامہ پہنایا ہے ان کی نعتوں کے مطالعے سے دل سرشاری اور ذہن تازگی محسوس کرتا ہے"[13]

شاعرہ نے چھوٹی اور بڑی دونوں بحروں میں عمدہ نعتیں تخلیق کی ہیں نیز مؤثر انداز میں قافیے اور ردیف کا استعمال کیا ہے الفاظ نہایت عمدہ اور سادہ نیز اس میں شائستگی اور سلاست روانی موجود ہے۔

حفیظ تائب لکھتے ہیں:

---

[13] نورین طلعت عروبہ، حاضری، ماورا پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء ص: ۱۶

" ان کی نعتوں میں پختگی بھی ہے اور بے ساختگی بھی، شائستگی بھی ہے اور شگفتگی بھی موضوعات و مضامین کا تنوع اور بیان کی تازہ کاری ان پر مستزاد ہیں گویا یہ ایک عقیدت کا مجموعہ ہے جو پورے دور کو معطر کرے گا"[14]

ذاتی وصفاتی اسمائے مبارکہ:

شاعرہ نے ذاتی نام محمد ﷺ کے علاوہ صفاتی ناموں کو بیان کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

احمد مرسل ﷺ، خاتم الانبیاء ﷺ، خیر الانام ﷺ، شاہ امم ﷺ، سید ابرار ﷺ، سید لولاک ﷺ۔

نگاہِ مصطفیٰ از شاہدہ لطیف

شاعرہ کا تعارف:

محترمہ شاہدہ لطیف ایک نامور ادیبہ، شاعرہ اور صحافی ہیں۔ ان سے میں نے ۲۳ جنوری ۲۰۲۳ء بروز منگل ملاقات کی تاکہ ان کا تعارف معلوم کیا جا سکے ان سے میں نے جو انٹرویو کیا اسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

س: آپ کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟ آپ کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

ج: میں کراچی میں یکم اپریل ۱۹۶۲ء میں پیدا ہوئی لیکن میری پیدائش کے دوسرے دن ہی ہم راولپنڈی شفٹ ہو گئے اور یہیں زندگی کا زیادہ عرصہ گزارا۔

س: راولپنڈی شفٹ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

میرے والد جو کہ آرمی آفیسر تھے وہ راولپنڈی میں مقیم تھے میری پیدائش کے دوسرے دن ہی انہوں نے ہمیں راولپنڈی شفٹ کروالیا یہی وجہ ہے کہ ہم وہاں رہائش پذیر ہو گئے۔

س: اپنی تعلیم سے متعلق آگاہ کیجیے؟

ج: میں نے ابتدائی تعلیم سحابی گرلز ہائی سکول راولپنڈی سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم گورنمنٹ کالج فار ویمن سکستھ روڈ راولپنڈی مکمل کی پھر کراچی یونیورسٹی سے بی ایس آرنز کی تعلیم مکمل کی۔

س: آپ نے نعتیہ شاعری کا آغاز کب اور کہاں کیا؟

ج: ۲۰۱۵ اور ۲۰۱۶ء جنہیں میں اپنی زندگی میں شمار ہی نہیں کرتی کیونکہ واش روم میں سلپ ہونے کی وجہ میری بیک بون بری طرح متاثر ہوئی، دو سال میں میں بستر مرگ پر پڑی رہی ڈاکٹروں نے مکمل جواب دے دیا پھر میں

---

[14] ایضاً، ص:۱۶۱

نے اللہ کریم سے دعا کی کہ وہ مجھے اپنے حبیب کے صدقے صحتِ کاملہ عطا کر دیں میں تیرے حبیب کی مدح و ثناء بیان کیا کروں گی، پس اس دعا کے وسیلے سے اللہ نے مجھے شفائے کاملہ عطا کی۔ صحت یابی کے بعد میں نے نعتیہ شاعری کا آغاز کیا اور ۲۰۱۷ء میں پہلا نعتیہ مجموعہ "نگاہِ مصطفیٰ ﷺ" تخلیق کیا۔

س: اب تک آپ نے کونسی شعری اور دوسری کتب تحریر کی ہیں؟

ج: شاعری پر مشتمل کتب یہ ہیں:

معجزہ، برف کی شہزادی، میں پاکستانی ہوں، محبت نہ ہو جائے، معرکہ کشمیر، اف یہ برطانیہ، بیت اللہ پر دستک، خواب سونے نہیں دیتے اور نگاہِ مصطفیٰ ﷺ

نثری کتب:

پاکستان میں فوج کا کردار، حکایات کا انسائیکلوپیڈیا، امریکہ، اسلام اور عالمی امن، سات قدیم عشق، دنیا کے ستر عجوبے، سلطان محمد فاتح، قائداعظم محمد علی جناح۔۔۔۔ایک سوانح ایک تاریخ اور بی-اے کے مضمون میں ایک پلے اور شارٹ سٹوری بھی لکھی۔

س: کیا آپ کو آپ کی ادبی خدمات کے پیشِ نظر ایوارڈز سے بھی نوازا گیا؟

ج: جی ہاں، ان خدمات کے پیشِ نظر مجھے عالمی سطح پر بہت سے اعزازات سے نوازا گیا، ۲۰۱۳ء میں مجھے حکومتِ پاکستان کی جانب سے ادبی و صحافی خدمات کو سراہتے ہوئے "پرائیڈ آف پرفامنس" سے نوازا گیا۔[15]

نعتیہ مجموعے کی فہرست:

اس مجموعے کا نام جسے شاہدہ لطیف نے تخلیق کیا نگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہے اس کی پہلی اشاعت جون ۲۰۱۷ء میں بجکہ دوسری اشاعت اگست ۲۰۱۷ء میں ہوئی۔ یہ ۱۸۰ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے آغاز میں ریاض مجید، افتخار عارف اور قمر وائی کے دیباچے موجود ہیں۔ فہرست میں ایک حمد اور ۹۶ نعتیں موجود ہیں۔

نعتیہ مجموعے ک ہئیت:

[15] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، محترمہ شاہدہ لطیف، تعارف، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اولڈ کیمپس، فیصل آباد، ۳جنوری ۲۰۲۳ء بروز منگل رات ۱۲:۱۵

نعت گوئی کے لیے چونکہ کسی بھی ہیت کی پابندی نہیں ہوتی لہذا شاہدہ صاحبہ نے اس نعتیہ مجموعے میں غزلیہ نعتیں بھی تخلیق کی ہیں اور نعتیہ نظمیں بھی تخلیق کی ہیں لیکن غزلیہ نعتوں کی تعداد اس مجموعے میں بہت زیادہ ہے اس کے مقابلے میں نظمیہ نعتیں کم ہیں نظمیہ نعتیں بعض بہت طویل اور بعض مختصر ہیں۔

غزلیہ اور نظمیہ نعتوں کی تعداد:

شاہدہ لطیف کے اس مجموعے میں غزلیہ نعتوں کی تعداد ۷۱ جبکہ نظمیہ نعتوں کی تعداد ۲۶ ہے۔

کتاب کے موضوعات:

شاہدہ لطیف کے نعتیہ کلام میں بنیادی موضوعات آپ ﷺ کی سیرت و کردار اور زندگی کے واقعات ہیں، ان کی شاعری میں موضوعات کا ایک سمندر رہے، ان کے کلام میں رحمت للعالمین ﷺ کے حیات کے دونوں پہلو یعنی کمال سیرت اور جمال صورت کے بیان کے علاوہ اوصافِ حمیدہ کا بھی تذکرہ ہے آپ نے اپنے مجموعے میں ان مقامات کا تذکرہ کیا ہے جن کا تعلق آپ ﷺ سے جڑا ہوا ہے، ان میں غارِ حرا، جبلِ ابو قیس، جبلِ نور، صلح حدیبیہ، مقامِ بیعتِ رضوان، غزوہ، بدر، خندق، احد اور خیبر وغیرہ خصوصیت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ ان مقدس مقامات پر مشتمل نظمیں طویل ہیں اور کچھ بہت مختصر جیسا کہ آمنہ کا لال، پیار عالم کا، حق و باطل۔ غزلیہ نعتوں سے جو موضوعات سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

عشقِ نبی ﷺ، دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تڑپ، ذکرِ نبی ﷺ کی برکتیں، اسوہ حسنہ، درود پاک کے فضائل، ارضِ مقدس میں حاضری اور شاعرہ کی قلبی کیفیت، ملک و ملت کے لیے دعائے خیر، رحمت للعالمین کا تذکرہ، مختلف پہلوؤں سے صحابہ کرام کا تذکرہ، دربارِ مدینہ کی تڑپ۔

منہج و اسلوب:

شاعرہ نے حمدِ باری تعالیٰ اور تمام نعتوں او کتاب کے صفحے کے آغاز سے لکھنا شروع کی ہے، تمام نعتوں میں اشعار کی تعداد مختلف ہے اور تمام کو خوبصورت انداز میں تحریر کیا ہے۔ شاعرہ کا نعتیہ اسلوب عام فہم اور سادہ ہے شاعرہ نے پیچیدہ اور دقیق اسلوب کی بجائے سادہ اور دلکش لب و لہجے کا استعمال کیا ہے۔، شاعرہ نے ادب کے پہلو کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی عاجزی، عقیدت مندی اور درد مندی سے اپنے جذبات و کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ نعتیہ شاعری میں ردیف اور قافیے کا استعمال بڑے مؤثر انداز میں کیا گیا ہے

عقیدت و محبت سے مزین شاعرہ کے کلام کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

میری آنکھوں کی جو تتلیاں ہیں

مدینے کے چمن کی تتلیاں ہیں۔[16]

شاعرہ نے مختصر اور طویل دونوں بحروں میں نعتیں لکھیں ہیں نیز اپنے تخلص کو کثرت سے استعمال کیا ہے۔

ذاتی و صفاتی اسمائے مبارکہ:

آپ ﷺ کے ذاتی نام "محمد" ﷺ کے علاوہ مندرجہ ذیل دوسرے صفاتی ناموں کا بھی ذکر بھی ملتا ہے:

خیر الانام ﷺ، شافع محشر ﷺ، خیر البشر ﷺ، سرورِ کونین ﷺ، شمس الضحیٰ ﷺ، ساقئ کوثر ﷺ، بدر الدجیٰ ﷺ، ختم الرسل ﷺ، شہِ کونین ﷺ، ہادئ بر حق ﷺ۔

نموناً شعر ملاحظہ کریں:

ہے شمس الضحیٰ ایک حرفِ ثناء
تو بدر الدجیٰ ایک صل علیٰ[17]

(آپ ﷺ) از پروین سجل

شاعرہ کا تعارف:

محترمہ پروین سجل سے ان کا تعارف معلوم کرنے کے لیے میں نے ۱۰ نومبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات کو ان سے ملاقات کی ان سے انٹرویو کے ذریعے جو سوالات کئے گئے انہیں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے

س۔ آپ کی تاریخ پیدائش کیا ہے اور آپ کس جگہ پیدا ہوئی؟

ج۔ میں ۲ مئی ۱۹۶۱ء کو تاندلیانوالا فیصل آباد میں پیدا ہوئی۔

س۔ اپنی تعلیمی قابلیت کے بارے میں آگاہ کیجئے؟

ج۔ میں نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد بہت سے کورسز کیے جن میں ٹیچنگ کورس انڈسٹریل کورس اور سول ڈیفنس ٹریننگ کورسز شامل ہیں۔

س۔ ملازمت کے حوالے سے آپ نے کن شعبہ جات میں خدمات انجام دیں؟

---

[16] شاہدہ لطیف، نگاہِ مصطفیٰ ﷺ، ماورا پبلیشرز، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص:۱۰۲

[17] شاہدہ لطیف، نگاہِ مصطفیٰ ﷺ، ماورا پبلیشرز، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص:۱۱۶

ج۔ ابتدا میں میں نے مختلف پرائیویٹ اسکولز میں بحیثیت استاد خدمات انجام دیں اس کے علاوہ گورنمنٹ سول ہسپتال سرگودھا میں نرسنگ ہوسٹل کی انچارج بھی رہی ہو اس کے ساتھ میں نے نامور ملکی اخبارات و جرائد رسائل میں صحافتی خدمات سرانجام دی ہیں۔

س۔ اب تک آپ نے کون سے شعری مجموعے مرتب کئے ہیں؟

ج۔ میں نے درج ذیل شعری مجموعے تخلیق کیے ہیں

"ممکن" ۲۰۰۷ء

"دیباچہ" ۲۰۱۶ء

"مقال" ۲۰۱۱ء

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم" ۲۰۱۸ء

"حطیم" ۲۰۱۴ء

"رفو" ۲۰۲۲ء

"تکیہ" ۲۰۲۲ء

س۔ کیا آپ نے نثر میں بھی کام کیا ہے؟

ج۔ جی میں نے قصریہ کے نام سے ایک ناول بھی لکھا ہے اور جہیز کے موضوع پر بھی کتاب لکھی ہے۔

س۔ اس وقت اپ کون سی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں؟

ج۔ اس وقت میں ادارہ سجل پبلیکیشنز لاہور کی ڈائریکٹر ہوں۔ ۲۰۱۲ء سے تاحال روزنامہ جرات کے سنڈے میگزین "اخبار خواتین" لاہور میں صحافتی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہوں۔[18]

:کتاب کی فہرست اور ہیئت

اس کتاب کا نام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (ایک مدح سرا..... منفرد خیال انگیز نعتیہ نظم) ہے اس کی شاعرہ پروین سجل صاحبہ ہیں محترمہ نے اس کتاب کا انتساب "مقام قاب قوسین کی جلوہ نمائی" کے نام کیا ہے یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں منظر عام پر آئی۔

[18] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، محترمہ پروین سجل، تعارف، الحمراء ادبی بیٹھک، لاہور، ۱۰ نومبر ۲۰۲۰ء جمعرات، بوقت صبح ۱۱:۰۰ بجے

سجل پبلکیشنز لاہور نے اسے پبلش کیا۔ کتاب کی فہرست میں ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر عبد الکریم خالد، کے دیباچے موجود ہیں۔ یہ طویل نعتیہ نظم ۲۴۸ صفات پر مشتمل ہے۔ محترمہ پروین سجل کی یہ طویل نعت ءء آزاد نظم،، کی ہیئت میں لکھی گئی ہے جس کا بنیادی رکن مفاعیلن ہے جس کو مرکز بنا کر تمام نعت تخلیق کی گئی ہے۔

کتاب کے موضوعات:

محترمہ پروین سجل صاحبہ کی اس طویل آزاد نعتیہ نظم کے بنیادی موضوعات آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں، نبی رحمت کے اوصاف حمیدہ، شمائل عالیہ، اور فضائل محمود کے بیان پر مشتمل ہیں کتاب کے تفصیلی مطالعے سے جو موضوعات ہمارے سامنے آتے ہیں انہیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

تحمید، آپ ﷺ کی اعلیٰ نسبی کا تذکرہ،، تذکرہ شمائل، تذکرہ فضائل، حضرت بی بی آمنہ کی عظمت و فضیلت کا بیان، اسوہ حسنہ کا بیان، معجزات نبی کا بیان، حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہ کا کثرت سے تذکرہ، صفات عالیہ کا تذکرہ، شفاعت رسول، مختصر قصص الانبیاء کا تذکرہ، اخلاق حمیدہ کا بیان۔

منہج و اسلوب:

محترمہ پروین سجل نے اس طویل آزاد نظم کو کتاب کے صفحہ کے آغاز سے لکھنا شروع کیا ہے۔ یہ مسلسل اور طویل نعت چھوٹے بڑے نظمیہ حصوں میں لکھی گئی ہے۔ جب کہ نظم میں موجود روانی و سلاست کہیں بھی ان حصوں کو جدا نہیں ہونے دیتے۔ اردو کی نعتیہ شاعری میں دو طرح کے اسالیب دیکھنے کو ملتے ہیں سہل اور سادہ دوسرا دقیق اور پیچیدہ اسلوب۔ شاعرہ کی طویل نعتیہ نظم میں ہمیں دونوں اسالیب ملتے ہیں۔ ان کا اسلوب بیان بہت ہی دلکش اور متاثر کن ہے۔ جو دل کو موہ لیتا ہے۔ کہیں سیرت مبارکہ کہ مختلف پہلوؤں اور شمائل عالیہ کا تذکرہ عربی فارسی اردو اور ہندی کے پر تکلف پیچیدہ اور دقیق الفاظ میں کیا گیا ہے۔ تو کہیں انہی اوصاف حمیدہ اور فضائل محمود کا بیان عام فہم سادہ اور شائستہ اسلوب میں نظر آتا ہے۔ ان کے انداز بیان اور لب و لہجہ میں ایسی روانی ہے جیسے سمندر کی موجیں خود بخود رواں دواں نظر آتی ہیں۔ عروضی طور پر دیکھا جائے تو یہ طویل نعت ءء آزاد نظم،، کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس کا سب سے بنیادی رکن مفاعیلن ہے۔ جس کو مرکز بنا کر نعت تخلیق کی گئی ہے۔ ان ارکان میں لکھی جانے والی شاعری میں بلا کی غنائیت روانی اور سلاست در آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پروین سجل کے نعتیہ نظم کو پڑھتے ہوئے قاری کہیں بھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ ساتھ ساتھ چلتا اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف حسین و جمیل مناظر میں محو ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے نعتیہ مجموعے انفرادیت کے حامل ہوتے

ہیں۔ اور ان کی ان کی گونج ایک عالم میں تادیر سنائی دیتی ہے۔شاعرہ کی منفرد خیال انگیز نعتیہ نظم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمونہ کلام ملاحظہ کیجئے:

کہ آپ ﷺ ایسے
کہ آپ ﷺ ایسے
کہ صاحب ﷺ ——
صاحب ثروت ——
غنی داتا ___ کہ عزت دار ایسے
صاحب زردار ٹھہرے ہیں
کہ یعنی ——
صاحب نعمت نبی اللہ ٹھہرے ہیں
انہی کے ہے تصرف میں ——
سبھی ہی کنجیاں کیا حاضر و غائب
خزائن عالم دیگر ——
انہی کے اک ___ اشارے پر
گرہ جاں کیا....... کشا کرتے
کہ ہر اک کو ___ عطا کردیں[19]
عجب صورت ——
فضائل اور ___ شمائل سب
بیاں کیسے ___ کریں تاہم ——
کہ آپ ﷺ ایسے[20]

پروین سجل کے کلام میں قرآن وحدیث کا بیان:

[19] پروین سجل، آپ ﷺ، سجل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۲۱۰
[20] ایضاً، ص:۲۱۱

شاعرہ نے اپنے اس کلام میں کہیں کہیں قرآنی آیات و الفاظ اور احادیث مبارکہ سے بھی اپنے مصرعوں کو زیب و زینت بخشی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی اس طویل نعتیہ نظم میں ایک علمی اعتبار پیدا ہوا ہے۔

اللہ عزوجل اور حضور اکرم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کا کثرت سے تذکرہ:

معبود برحق کے اسمائے مبارکہ جو کہ اپنے مفہوم میں خود مختصر حمدیں ہیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اسمائے گرامی جو اپنے معنی و مفہوم میں خود مختصر نعتیں ہیں محترمہ پروین سجل نے اللہ پاک کے اسماء مبارکہ کو اور آپ ص کے تمام اسمائے مبارکہ کو کثرت سے اور بڑی خوبصورتی و عقیدت مندی سے اپنی اس طویل نعتیہ نظم میں کیا ہے۔

"ردائے نور" از رابعہ بتول

شاعرہ کا تعارف:

رابعہ بتول صاحبہ سے ان کا تعارف معلوم کرنے کے لیے میں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ۹ نومبر بروز بدھ ۲۰۲۲ء کو ان سے ملاقات کی۔ ان سے جو گفتگو ہوئی اس کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

س۔ آپ کی پیدائش کب اور کس جگہ ہوئی؟

ج۔ میری پیدائش میانوالی میں ۱۱ نومبر ۱۹۷۶ء میں ہوئی۔

س۔ اپنی تعلیم کے بارے میں آگاہ کیجئے؟

ج۔ میں نے بی ایس سی تک میانوالی میں ہی تعلیم حاصل کی۔ پھر اس کے بعد باٹنی میں ایم ایس سی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کی پھر یونیورسٹی آف لاہور سے باٹنی میں ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

س۔ آپ کو شاعری کا شوق کب سے ہوا؟

ج۔ مجھے بچپن سے ہی شاعری کا شوق تھا۔ دور طالب علمی سے ہی میں نے نعتیں لکھنی شروع کر دی تھی۔ گزشتہ کئی سال سے میں نعتیہ شاعری لکھ رہی ہوں۔

س۔ اب تک آپ نے کتنی تصانیف تحریر کی ہیں؟

ج۔ اب تک میں نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں میری پہلی کتاب "سحر تک دیپ جلنا ہے" جو کہ ۲۰۱۴ء میں مکمل ہوئی یہ کتاب غزلوں، نظموں، اور قطعات پر مشتمل شعری مجموعہ تھا۔ اس کے علاوہ 2021ء میں میرا نعتیہ مجموعہ ٫٫ردائے نور،، شائع ہوا۔

س۔ ملازمت کے حوالے سے آپ نے کس شعبہ میں خدمات انجام دیں؟

۲۰۱۶ء سے گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی میں میں نے بحیثیت استاد خدمات انجام دیں ۲۰۱۸ء سے اسی کالج میں پرنسپل کی حیثیت سے فرائض ادا کر رہی ہوں۔[21]

مجموعے کی فہرست اور ہیئت:

"ردائے نور" اس نعتیہ مجموعے کا نام ہے۔ جس کی شاعرہ رابعہ بتول صاحبہ ہیں۔ یہ مجموعہ ۲۰۲۱ء میں شائع ہوا۔ مجموعہ ۲۰۸ صفات پر مشتمل ہے۔ فہرست کے آغاز میں مقصود علی شاہ صاحب، ریاض مجید، صاحب زادہ محمد نجم الامین عروس، اور سیدہ زینب سروری کے دیباچے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب میں ۳ حمدیں، ۸۲ نعتیں، اور ۲ درود و سلام شامل ہیں۔

محترمہ رابعہ بتول صاحبہ نے معاصر نعت نگاروں کی طرح اپنی نعتیہ شاعری زیادہ تر غزل کی ہیئت میں تخلیق کی ہے۔ تاہم چند نعتیہ جذبات کا اظہار آزاد نظموں میں بھی کیا ہے۔ غزل کی صنف میں کہی جانے والی نعتوں کے ہالے میں یہ نظمیہ نعتیں ایک منفرد تاثر ابھارتی دکھائی دیتی ہیں۔

غزلیہ اور نظمیہ نعتوں کی تعداد:

ردائے نور میں غزلیہ نعتوں کی تعداد ۷۵ ہے۔ اور نظمیہ نعتوں کی تعداد ۷ ہے۔

کتاب کے موضوعات:

محترمہ رابعہ بتول کی نعت گوئی کا اصل موضوع نبی ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے شمائل و فضائل اور کردار مبارک کو بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ نظم کیا ہے۔ شاعرہ نے اپنی نظمیہ نعتوں میں بعض ایسے موضوعات کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق ان واقعات کے ساتھ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ بلواسطہ یا بلاواسطہ جڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح کے موضوعات میں عام طور پر یوم فتح مکہ، واجب شکر علینا، حضرت ام معبد رضی اللہ تعالی عنہ، ستون حنانہ، اور اے شہر رسول جیسے موضوعات شامل ہیں۔ ان موضوعات پر لکھی گئی نعتیں آزاد نظم کی ہیئت میں ہیں۔ ان کی ایک نظم "اے شہر رسول ﷺ" جو کہ پابند نظم کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ استغاثہ بحضور سید الکونین جو کہ رسول ﷺ سے ایک التجا فریاد ہے اسے آزاد نظم کی ہیئت

[21] انٹرویو، ماریہ غلام رسول، رابعہ بتول، تعارف، پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۲۲ء بروز بدھ بوقت رات ۱۲:۲۰

میں نے لکھا گیا ہے۔رابعہ بتول صاحبہ کی غزلیہ نعتوں کے مطالعے سے جو موضوعات ہمارے سامنے آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں،

عشق مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، شفاعت رسول، فضائل رسول، مکہ شریف کا بیان، صفات عالیہ کا تذکرہ، نسبت رسول کا بیان، تذکرہ مدینہ شریف، میلاد مصطفی، رحمت اللعالمینی کا تذکرہ، معجزات نبی ﷺ، اسوہ نبی ﷺ کا بیان، تذکرہ شمائل رسول ﷺ، الفت شہر نبی ﷺ، درود پاک کی فضیلت و برکتیں، غار حرا کا بیان، اعانت رسول، مختلف حوالوں سے صحابہ کرام کا تذکرہ، درود و سلام

منہج واسلوب:

کتاب میں سب سے پہلے حمد باری تعالی کو تحریر کیا گیا ہے۔اس کو صفحے کے درمیان سے لکھنا شروع کیا گیا ہے۔اسی طرح تمام غزلیہ اور نظمیہ نعتوں کو صفحے کے درمیان سے لکھا گیا ہے۔تمام نعتوں میں اشعار کی تعداد مختلف ہے بعض نعتیں مختصر ہیں اور بعض طویل۔

ردائے نور کا اسلوب انتہائی سہل پر اثر اور غیر مبہم ہے۔شاعرہ کے انداز بیان میں عقیدت، ادب و لحاظ، نیاز مندی، سلاست روانی، اور شائستگی نمایاں طور پر موجود ہے۔شاعرہ نے چھوٹی اور بڑی دونوں بحروں میں یکساں طور پر عمدہ اشعار کہیں ہیں۔ شاعرہ اپنے عقیدت مندانہ جذبات کے اظہار کے لیے تصنع کا سہارا لینے کی بجائے فطری احساسات کے قریب رہ کر شعر تخلیق کرتی ہیں۔شاعرہ کی بعض نعتیں غیر مردف ہیں اور بعض نعتوں میں چار اور پانچ حرفی ردیفیں استعمال ہوئی ہیں۔اس حوالے سے "مقصود علی شاہ صاحب "یوں لکھتے ہیں:

"رابعہ نے اپنی بعض نعتوں میں ردیف سے بھی آہنگ پیدا کیا ہے۔اور خوشگوار بات یہ ہے کے ان کی بعض ردیفیں چار اور پانچ حرفی کی ہونے کے باوجود شعر کو پورے کا پورا نیار کھتی ہے۔اور اظہار پر غالب آکر اسے تکرار کی نذر کرنے کی بجائے آہنگ کے فطری اوج پر رکھنے میں کامیاب نظر آتی ہیں"۔[22]

مثالیں ملاحظہ ہوں:

وہ رات بھر کے طویل سجدے، وہ اشکباری، وہ آہ زاری
کہ بخشی جائے جمیع امت، نبیء رحمت شفیع امت[23]

---

[22] رابعہ بتول، ردائے نور، ماورا پبلیشرز، لاہور، ۲۰۲۱ء، ص:۱۵

[23] ایضاً، ص:۱۴۶

خدا نے عالم کو ہے دیکھایا، بلند رتبہ ہیں کس قدر وہ
مقام محمود ان کے رفت، نبیء رحمت شفیع امت[24]

شاعرہ نے میں اپنے کلام میں تراکیب نسبتا کم استعمال کی ہیں لیکن جہاں کی ہیں وہاں بڑے عمدہ اور نفیس طریقے سے کی ہیں۔ ردائے نور میں جہاں بھی تراکیب استعمال ہوئی ہیں وہ اشعار اپنے معنوی لحاظ سے بلاغت اختیار کر گئے ہیں۔ شاعرہ کی بعض نعتیں سادہ سلیس انداز کی اور بعض نعتیں بلیغ طرز اظہار پر مشتمل ہیں جن میں صرف علمی رنگ ہی نمایاں نہیں ہے بلکہ یہ نعتیں قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے بھی آراستہ ہیں۔ ان کی ایسی نعتوں میں یہ نعت قابل تحسین ہے

"محبت ہے خدا کو اس قدر "صوت نبی" سے بھی
ہمیں "لاترفعو" کہہ کر ادب کرنا سکھاتا ہے"[25]

آپ ﷺ کے ذاتی اور صفاتی اسمائے مبارکہ کا کثرت سے استعمال:

ردائے نور میں آپ ﷺ کے ذاتی اور صفاتی اسمائے مبارکہ کو کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان اسمائے مبارکہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔

محمد ﷺ ، احمد ﷺ، صادق ﷺ، محمود ﷺ، طٰہٰ ﷺ ،مزمل ﷺ،روف ﷺرحیم ﷺ، یس ﷺ، حامد ﷺ، ہاشمی ﷺ ،خاتم المرسلین ﷺ،شہ ابرار ﷺ ، سید الکونین ﷺ، شافع محشر ﷺ، سراج منیر ﷺ، رحمت العالمین ﷺ، شفیع امت ﷺ، خیر الانام ﷺ۔ مختصر یہ کہ شاعرہ کا یہ تمام کلام سہل سلوب، نادر تشبیہات، نئے استعاروں، بر محل تلمیحات، اور سلاست روانی جیسی تمام خوبیوں سے آراستہ ہے۔

خلاصہ بحث و نتائج

من جملہ اس بحث سے اخذ ہونے والے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

1- نعت حضور ﷺ کی ذات و صفات کے ہر پہلو کی تعریف و توصیف بیان کرنے کا نام ہے اور یہ اصطلاح موجودہ دور میں صرف آپ ﷺ کی صفاتِ عالیہ کے بیان کے لیے مختص ہے۔

---

[24] ایضاً

[25] رابعہ بتول، ردائے نور، ماوراء پبلشرز، لاہور، ۲۰۲۱ء، ص: ۱۵۵

2- تمام ابلاد و امصار میں جس طرح جا بجا ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ موجود ہیں اسی طرح پنجاب میں بھی ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ کوچہ باکوچہ دکھائی دیتے ہیں اور اس سعادت میں خواتین شاعرات کی کاوشیں بھی نمایاں ہیں۔

3- تمام شاعرات نے حضور ﷺ کی مدحت و ثناء میں ادب اور عقیدت کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے شعری مجموعے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

4- زیادہ تر شاعرات نے غزلیہ ہیت کو اپناتے ہوئے نعتیہ کلام تحریر کیے ہیں۔

5- ان شاعرات کے کلام کا مشترکہ خاصہ یہ ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی حیات کے کسی ایک پہلو پر اشعار نہیں کہے بلکہ شمائل سے لیکر غزوات اور پھر معجزات جیسے ہر پہلو کو موضوع سخن بنایا ہے نیز انہوں نے محض ذاتی اسماء پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صفاتی اسمائے مبارکہ کا بھی جگہ جگہ تذکرہ کیا ہے۔